قسط نمبر- 8

آئینہ اہلحدیث

عبدالرشید انصاری

''رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرے کے وقت مولوی أبوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بہ دلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔''

(دستخط نواب صاحب بہادر محمد حامد علی خان)

آخر میں ہم اخبار ندائے مدینہ کے شیخ الاسلام نمبر کا وہ اقتباس قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو مولانا مرحوم کے بارے میں انہوں نے لکھا تھا۔

''اگر دنیائے اسلام کے اکابر علماء کسی ایک مجلس علمی میں جمع ہوں اور بیک وقت عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، ملحدوں، نیچریوں، قادیانیوں، شیعوں، منکرین حدیث، چکڑالویوں، بریلویوں سے ......غرض ہر فرقے سے ایک ایک گھنٹہ بحث و مذاکرہ کی نوبت آئے۔ تو عالم اسلام کی طرف سے کون کون ہستیاں ہونگی؟ مجھے معلوم نہیں، لیکن پاکستان، ہندوستان، برما، لنکا، جزیرہ جاوا، سماٹرہ کی طرف سے صرف ایک ہستی پیش ہوسکتی۔ اور وہ شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ آج ان کی رحلت کے بعد ہندوستان و پاکستان کی یہ سربلندی شاید باقی نہ رہی۔ ان کے جاتے ہی بازار علمی کی صدر نشینی بھی شاید اب ختم ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (اہلحدیث کا مذہب/ ۱۲، ۱۳)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وفات: تقسیم ہند کے نتیجے میں آپ نے ناقابل تلافی جانی و مالی نقصانات برداشت کیے اور مصائب و آلام سہے۔ آخر الامر مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ قیمتی ذخیرہ کتب اور جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو خیر باد کہ کر گوجرانوالہ تشریف لائے، بعدازاں احباب سرگودھا کے اصرار پر مردم خیز سرزمین سرگودھا قدم رنجہ فرمائے۔ آپ کی جملہ تصانیف تقریبا ۱۲۰ ہیں۔ ان سب میں سب سے زیادہ شہرت تفسیر ثنائی اور تفسیر القرآن بکلام الرحمان کو حاصل ہوئی۔ برصغیر کا یہ قابل فخر فرزند، نامور عالم دین بلکہ عالم

اسلام کا بطل عظیم انیسویں صدی کے تقریباً پچاس سال قرآن وحدیث کی شاندار خدمات سرانجام دینے کے بعد پندرہ مارچ ۱۹۴۸ کو داعی اجل کو لبیک کہ گئے آپ کی نماز جنازہ میں بلا امتیاز مذہب ومسلک ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

دربار رسالت سے خدام حدیث نبوی کے لئے اعزازی تمغے:

احادیث نبویہ سیکھنے سمجھنے بلا تعصب عمل کرنے اور انہیں حرز جان بنانے کی دعوت دینے کی توفیق سے سرشار اہل ایمان کے لئے خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے فضائل ومحامد اور دعائے خیر بکثرت منقول ہیں۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ، مغیرۃ بن شعبہ، معاویہ بن أبي سفیان، ثوبان، جابر بن سمرۃ، عقبۃ بن عامر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے ذرا سے لفظی فرق کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **{لاتزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم على ذلک}** (بخاری کتاب الاعتصام ۱۳/۳۰٦، مسلم کتاب الایمان ۲/۱۹۳ وکتاب الامارۃ ۱۳/٦۵،٦۸) ''میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا اور غالب رہے گا انکا ساتھ چھوڑنے والا انکا کچھ نہ بگاڑ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) ظاہر ہوگا، تب تک وہ اسی طرح حق پر ڈٹے رہیں گے۔''

امام بخاری نے کہا ہے: ''وهم اهل العلم''۔ (بخاری ۱۳/۳۰٦) اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ امام بخاری کے استاذ علی بن عبداللہ المدینی نے کہا ہے: ''وهم اصحاب الحديث'' (جامع الترمذی)

۲ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ متعدد صحابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **{نضر الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه كما سمعه}** (ابو داؤد کتاب العلم ٤/٦۸، الترمذی کتاب العلم ۵/۳۳، وحسنہ، ابن ماجہ فی المقدمۃ ۱/۸٤) ''اللہ پاک اس شخص کو رونق وتازگی بخشے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کرلیا یہاں تک کہ جیسے سنا تھا ویسے ہی آگے پہنچا دیا۔''

قارئین کرام! انصاف کے ساتھ فرمائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو ہو بہو آگے پہنچانے والی اور بلا چون وچرا اس پر عمل پیرا ہونے والی جماعت محدثین (اہل الحدیث) کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں؟

یہ دو احادیث بطور مشت نمونہ از خروارے بیان کیے ہیں، ورنہ دین اسلام کی جو عظمت ومنقبت، اس کی تعلیم اور تبلیغ کی جو فضیلت قرآن پاک وحدیث شریف میں ثابت ہے وہ تمام قرآن اور حدیث کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر بلا حیل وحجت اور

بغیر کسی عصبیت کے عمل کرنے اور اسی بات کی دعوت وتدریس پر ہی صادق آتی ہے۔ اگر کسی صاحب علم کو علم حدیث کی روایت وخدمت کی شان میں کچھ شبہ ہو تو خطیب بغدادی کی گرانمایہ کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' کا مطالعہ فرمائیں۔

عین ممکن ہے کہ تقلید ائمہ پر معذرت کے بجائے فخر کرنے والے بعض علماء یہاں یہ اعتراض کریں کہ حدیث نبوی کی تعلیم وتدریس اور دعوت وعمل کی فضیلت سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔ لیکن سارے علمائے حدیث معروف معنوں میں اہل حدیث تو نہیں۔ ان میں سے بڑے بڑے علماء مقلدین کی صفوں میں بھی شریک ہیں۔

اہل تقلید احادیث نبویہ کی تعلیم وتدریس اور مطالعہ وتحقیق کس نیت سے کرتے ہیں۔ اس بابت خود لب کشائی کرنے کے بجائے علمائے دیوبند کے ایک جلیل القدر عالم مولانا محمد خانؒ کے الفاظ نقل کرنا زیادہ مناسب ہے۔ انہوں نے ۱۳۵۳ھ میں انجمن خدام ملت دیوبند کے جلسے میں وجوب تقلید کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اہلحدیث اور ہم اتنے امر میں شریک ہیں کہ وہ بھی قرآن وحدیث پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ مگر فرق یہ ہے کہ ہم حدیث صرف اس غرض سے پڑھتے ہیں کہ امام کے جن اقوال کا منشا معلوم نہیں وہ معلوم ہو جائے''۔(پاك وهند میں علمائے اهلحدیث کی خدمات صفحہ 75 بحوالہ رسالہ قاسم العلوم جلد 1، شمارہ 11، صفحہ 25 ''زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھئے''

۱۔ علامہ عبدالعزیز الخولی المصری کی داد تحسین: (وفی هذا العصر مثل اخواننا مسلمی الهند اولئك الذین وجد بهم حفاظ السنة وارثون لها علی ما كانت تدرس فی القرن الثالث قریبة فی الفهم والنظر فی الاسانید) آگے کہتے ہیں: (وفی الهند الآن طائفة كبیرة یقتدی بالسنة فی كل أمور الدین ولا تقلد احدا من الفقهاء ولا المتكلین ، وهی طائفة المحدثین) (پاك وهند میں علمائے اهلحدیث کی خدمات ۱۴۹)

۲۔ علامہ محمد منیر دمشقیؒ کی صدائے آفرین: (وهی نهضة عظیمة أثرت علی بقیة البلاد الاسلامیة فاقتدی بها غالب البلاد الاسلامیة فی طبع كتب الحدیث والتفسیر) آگے انہوں نے بطور مثال صدیق حسن خان والی بھوپال کا تذکرہ کیا ہے۔(پاك وهند میں علمائے اهلحدیث کی خدمات صفحہ 80)

۳۔ ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی ''آخری زمانہ میں حدیث کی تدریس واشاعت سے ہندوستان میں اہلحدیث کا ایک فرقہ (تحریک کہنا چاہئے تھا) پیدا ہو گیا تھا، جو ائمہ کی تقلید کی مخالفت کرتا تھا۔ اس کی وجہ سے حنفی علماء میں کتب حدیث کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا اور وہ فقہی مسائل کو احادیث کی روشنی میں ثابت کرنے پر متوجہ ہوئے''۔(البلاغ جلد: ۱ شمارہ : ۱۲

صفحہ : ۲۵ بحوالہ علمائے اهلحدیث کی خدمات: ٤٩)

الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت: (عربی سے ترجمہ)

۱۔ صرف کتاب وسنت کو اپنا رہنما، پیشوا اور امام بنالے اور دونوں کو غور وتدبر سے پڑھ لے۔ اچھی طرح سن لے ان دونوں (قرآن وحدیث) پر ہی عمل پیرا ہونا، کسی امتی کی رائے، قول وقیاس پر نہ چلنا۔

۲۔ یاد رہے حضرت ﷺ کے سوا قیامت تک ہمارا کوئی اور قائد نہیں ہے جس کی ہم اتباع کریں۔ قرآن کے علاوہ ہمارے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں جس پر ہم عمل کریں۔ خبردار! اگر تم نے قرآن وحدیث کے علاوہ دوسری طرف رخ کیا تو تباہ وبرباد اور ہلاک ہوجائے گا۔ خواہشات نفسانی اور ابلیس لعین تجھے گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیں گے۔

۳۔ سن لو سلامتی صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں ہے اور ان دونوں کے علاوہ تو جس چیز پر عمل کرے گا برباد اور ہلاک ہوجائے گا۔ میرے مریدو! خوب یاد رکھو اللہ کے اولیاء اور ابدال کے مرتبے صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے ملتے ہیں۔ (اصلی اهل سنت والجماعت ازمولانا محمد حسن فاروق صفحہ 17 بحوالہ فتوح الغیوب عبدالقادر جیلانی البغدادی)

''اللہ کی قسم ہماری دعوت اور ہمارا پیغام بھی یہی ہے کہ قرآن وحدیث ہی کو تاقیام قیامت دستور حیات بنائیں اور براہ راست قرآن وحدیث پر عمل کریں''۔

ضروری التماس

التراث کے واجب الاحترام قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلۃ التراث کے دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں، جو التراث کے لفافے پر درج ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔